

رمضان المبارک ، تجدید عہد کا مہینہ

رمضان کا روزہ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک رہتا ہے جبکہ اسلام کا روزہ بالغ ہونے سے شروع ہوتا ہے اور موت کی ہچکی پر افطار ہوتا ہے۔ رمضان ہی وہ مبارک مہینہ ہے جس میں یوم الفرقان (بدر کی فتح) اور فتح مبین (فتح مکہ) جیسی عظیم کامیابیاں حاصل ہوئی تھیں۔ یہ مہینہ غلبہ دین کی جدوجہد اور صحابہ کرامؓ کی بے مثال قربانیوں کی یاد بھی تازہ کرتا ہے۔ قرآن مجید رہنمائی کرتا ہے:

”جب تک تم اللہ کی کتاب اور اسکے نازل کردہ احکامات کو قائم نہیں کرو گے اس وقت تک تمہاری کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔“ (المائدہ 68)

آج دنیا میں ہماری کوئی قدر و قیمت نہیں۔ اگر ہم دنیا کی قوموں میں باعزت مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس ماہ مبارک میں قرآن کے پیغام کو عام کریں۔ دعوت و تبلیغ دین کیلئے وفود بن کر نکلیں، ہر گھر پر قرآن کی دعوت کو پہنچائیں اور ”بلغوا عنی ولو آبیہ“ کے حکم رسول ﷺ کی اطاعت کر کے دنیا اور آخرت میں سرخرو ہونے کی کوشش کریں۔ رمضان کے اس مبارک مہینے میں اپنے گھروں میں دروس قرآن و حدیث اور اجتماعی افطار کے ذریعے اس خیر و برکت کو سمیٹنے کی کوشش کریں۔

صدقہ جہنم کی آگ کو بجھاتا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”جہنم کی آگ سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعے۔“ (مسلم)۔

ہمارے ملک میں بیواؤں اور یتیموں، شہداء کے گھرانوں، قدرتی آفات کے متاثرین اور بے سہارا انسانوں کی تعداد لاکھوں نہیں کروڑوں میں ہے۔ اس مبارک مہینے میں اپنی حلال کمائی میں سے زکوٰۃ اور نفل صدقات کے ذریعے سے بھوکوں کو کھانا کھلا کر جہنم سے بچنے کا سامان کریں۔ جس دن وہاں کوئی سایہ نہ ہوگا بندہ مومن وہاں اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا۔ کسی یتیم اور بیوہ یا ضرورت مند کیلئے بھاگ دوڑ کرنے والے کو نبی اکرم ﷺ نے رات بھر قیام کرنے والے اور دن بھر روزہ رکھنے والے کی طرح قرار دیا ہے۔

اس ماہ مبارک کی ساری خیر و برکت کا راز پوشیدہ ہے۔ ایک رات (لیلۃ القدر) میں جسکا اجر و ثواب ہزار مہینوں سے بھی بڑھ کر ہے، اللہ تعالیٰ نے اس بے مثال خزانے کو ہم سے پوشیدہ رکھا ہے تاکہ ہم سنت رسول ﷺ پر عمل کرتے ہوئے آخری عشرے میں اس جوہر گراں مایہ کے حصول کی تگ و دو میں کمر کس لیں۔ آخری عشرے کی ہر رات کو قیام اللیل میں شرکت کریں، رات بھر نوافل کا اہتمام کریں۔ قرآن مجید کی تلاوت اور دعاؤں و التجاؤں میں راتیں بسر کریں تاکہ جو رات بھی لیلۃ القدر ہو، اسکا اجر بھی پائیں اور دیگر راتوں کا اضافی ثواب بھی حاصل ہو جائے۔ یاد رکھیے، اس رات کی ساری خیر و برکت کا سبب قرآن مجید کا نزول ہے۔ لیلۃ القدر کو پانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم قرآن کو پالیں جو اس دنیا کا سب سے قیمتی خزانہ ہے۔ لوگو! تم جتنے خزانے جمع کر رہے ہو، قرآن ان سب سے بڑھ کر ہے، جس نے قرآن کو سمجھنے سمجھانے، پڑھنے پڑھانے اور اسکے پیغام کو عام کرنے کا عزم کر لیا، وہی دراصل لیلۃ القدر کو پانے والا خوش نصیب ہے۔

رمضان کی خیر و برکت کو سمیٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم نیکی کے کسی موقع کو ضائع نہ ہونے دیں۔ آخری عشرے میں فطرانے کی ادائیگی سے روزے میں ہونے والی تقصیروں کی تلافی بھی کریں اور فقراء و مساکین کو عید کی خوشیوں میں شریک ہونے میں مدد دیں۔ طلوع آفتاب

کے بعد اشراق اور چاشت کے نوافل بھی خیر و برکت کا باعث ہیں اور رمضان میں عمرہ کی ادائیگی کا ثواب حج کے برابر ہے۔ اعتکاف کی سنت متروک ہوتی جا رہی ہے، خواتین گھروں میں اس کا اہتمام کر سکتی ہیں اور مرد حضرات بلکہ فیملی کے ساتھ حرمین میں اس سعادت کو کم از کم زندگی میں ایک مرتبہ ضرور حاصل کرنے کا عزم کریں۔

بعض گھرانوں میں رمضان میں کھانے پینے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے اور گھر کی خواتین پورا دن یا عصر سے مغرب تک کا وقت روزانہ افطاری اور مختلف ڈشوں کی تیاری پر لگا دیتی ہیں۔ لوگوں کو توجہ دلائیں تو عجیب طریقے کے جوابات ملتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ اللہ دیتا ہے تو ہم نجوسی کیوں کریں، کوئی کہتا ہے کہ رمضان کے کھانے کا اللہ حساب نہیں لے گا، علیٰ ہذا القیاس جتنے منہ اتنی باتیں۔ ان ساری باتوں کا صحابہ کرامؓ اور بزرگان دین، سلف صالحینؒ کو بھی علم تھا بلکہ ان کا علم ہم سے بھی بہت زیادہ تھا لیکن وہ رمضان کو "اکل و شرب" کا مہینہ نہیں سمجھتے تھے اور نہ ہی سو سو کرا سے شہر النیام بناتے تھے بلکہ کھانے پینے میں اعتدال اور سونے کے اوقات میں کمی کر کے نفس کی تربیت کرتے تھے۔ ہمیں زندگی کے ہر معاملے میں سادگی کو اپنانا چاہیے، اور اگر اللہ نے ہمیں کشادگی دی ہے تو اس میں سائل اور محروم کا حق ادا کر کے اپنے رب کی رضا حاصل کریں۔ جو لقمہ ہم خود کھاتے ہیں وہ فضلہ بن کر غلاظت کے ڈھیر میں چلا جاتا ہے اور جو کپڑا ہم خود پہنتے ہیں وہ بوسیدہ ہو کر کوڑے کرکٹ کے ڈھیر کی نذر ہو جاتا ہے لیکن جو لقمہ ہم کسی کے منہ میں ڈالتے ہیں یا جو کپڑا ہم کسی مستحق کو پہناتے ہیں وہ جنت کی سدا بہار پوشاک میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ رمضان کے آخری عشرے میں اور خاص کر بالکل آخری راتوں میں خریداری کیلئے نکل جاتے ہیں اور قیمتی وقت کو بازاروں کی نذر کر دیتے ہیں جو بہت بڑا خسارہ ہے۔ پورے رمضان کی منصوبہ بندی رمضان کی آمد سے قبل کیجیے، بچوں کے کپڑے، کھانے پینے کی چیزیں پہلے سے خرید لیں تاکہ رمضان کے اوقات کو عبادت کیلئے وقف کر سکیں۔ اجتماعی افطاریوں میں بھی ایک ہی قسم کے کھانے پر اکتفا کرنا سلف صالحین کا طریقہ بھی ہے اور کفایت شعاری کا ذریعہ بھی جو مومنین کی پسندیدہ صفت ہے۔

اب میں آپ کی خدمت میں اس مضمون کا خلاصہ اور رمضان کا پیغام اختصار کیساتھ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

رمضان المبارک درحقیقت زندگیوں میں اسلامی انقلاب برپا کرنے کا وہ بابرکت مہینہ ہے جس کے ذریعے ہم اپنے عادات و اطوار، اخلاق و معاملات، سیرت و کردار اور نفسانی خواہشات کو شریعت کے تابع بنانے کی پورا مہینہ مشق کرتے ہیں۔ اس مسلسل مشق اور تربیت کے ذریعے مسلمان مرد اور عورتیں اپنی خواہشاتِ نفس پر مکمل کنٹرول حاصل کر کے اپنے آپ کو اللہ کا بندہ اور غلام اور رسول ﷺ کا مطیع و فرمانبردار بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس تربیت اور مشق کے ذریعے ہمیں چاہیے کہ ایمان و تقویٰ کا وہ سرمایہ جمع کر لیں جس کی مدد سے ہم پورا سال اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہوں کی آلودگی سے بچا سکیں۔ تقویٰ درحقیقت دل اور روح کی اس استعداد اور روحانی قوت کا نام ہے جس کے ذریعے مسلمان ہدایتِ الہی کی بھاری ذمہ داری کے بوجھ کو اٹھانے اور قرآن کی امانت کا حق ادا کرنے کی صلاحیت حاصل کر لیتے ہیں۔ علمائے کرام نے رمضان کی مقبولیت کی علامت یہ بتائی ہے کہ اس شبانہ روز تربیت سے تمام اعمال میں حقیقی اور عملی تبدیلی رونما ہو جائے اور اگر ایسا نہ ہو تو حدیث کی رو سے پھر دن کی بھوک پیاس اور رات کی بے آرامی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا لہذا رمضان کے بعد اپنا احتساب کرتے ہوئے اس بات کا جائزہ ضرور لیں کہ رمضان سے پہلے وہ کونسی برائیاں اور گناہ تھے جو میں نے رمضان

کی تعلیم و تربیت کے ذریعے ترک کر دیے یا اطاعت و فرمانبرداری کے وہ کونسے عمل تھے جو میں نے رمضان کے بعد اختیار کر لئے۔ رمضان المبارک کا حاصل یہی ہے کہ ہم مرتے دم تک اسلام کے تقاضوں کے مطابق عمل کرتے رہیں اور ہمیں اسلام ہی کی حالت میں موت آئے۔

مولانا ابوالحسن ندوی فرماتے ہیں کہ رمضان کا روزہ چھوٹا روزہ ہے اور اسلام کا روزہ بڑا روزہ ہے۔ اسلام کے روزے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح ہم طلوع فجر سے غروب آفتاب تک اللہ تعالیٰ کے احکامات کی اطاعت کرتے ہیں اور پورے جسم و جان کو روزے کی حالت میں اللہ کی نافرمانیوں سے بچاتے ہیں اسی طرح بالغ ہونے سے لیکر موت کے آنے تک پوری زندگی اللہ کی اطاعت کریں اور اُس کی نافرمانیوں سے بچیں۔ رمضان کا روزہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے اور غروب آفتاب تک رہتا ہے جبکہ اسلام کا روزہ بالغ ہونے سے شروع ہوتا ہے اور موت کی پہنچی پر افاکار ہو جاتا ہے۔ اسلام کے تمام تقاضوں کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں سمیٹ کر بیان کر دیا ہے:

”اے ایمان والو! پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔“

دین اسلام ہم سے کلی اطاعت کا مطالبہ کرتا ہے۔ کلی اطاعت سے مراد ہے دین کو افراد کی زندگیوں اور پورے معاشرے اور ملک میں نافذ کرنا۔ جس رب کے حکم سے ہم نماز و روزہ کرتے ہیں وہی رب ہمیں چور کے ہاتھ کاٹنے، زانیوں اور شرابیوں پر حد نافذ کرنے، سودی معاملات کو ترک کرنے، تجارت اور لین دین میں جھوٹ اور بددیانتی، دھوکہ اور بد عہدی سے منع کرتا ہے۔ وہی رب رزق حرام سے منع کرتا ہے اور حلال کمانے اور کھانے کا حکم دیتا ہے۔ وہی رب قاتل سے قصاص کے بدلے کی تاکید کرتا ہے۔ اسی رب نے ہمیں فحاشی اور بے حیائی کو پھیلانے سے منع کیا ہے، وہی رب شرک اور بدعات اور ظلم و نا انصافی کو حرام قرار دیتا ہے۔ نماز روزے کے حکم کی تعمیل اور حدود و تعزیرات سے انحراف وہ بدترین جرم ہے جس کی سزا قرآن کریم نے بیان کی ہے۔